سوال

(77) زید کے مکان کے چند پرنالے جنگی عرصہ دراز سے، بجانب ایک قطعہ الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے مکان کے چند پرنالے جنگی عرصہ دراز سے، بجانب ایک قطعہ اراضی افتادہ آتے تھے، عرصہ تقریباً چالیس سال کا ہوا کہ زمین افتادہ مذکور پر زرچندہ سے مسلمانان اہل محلہ نے مسجد تعمیر کی، بروقت تعمیر مسجد بانیان نے پرنالہائے جنگی مذکورہ مالک مکان مذکورہ سے قلفی دار کرا کر اندرون مسجد قائم رکھے، چنانچہ دو پرنالے حرف (الف) و (ب) جو دالان مسجد کی حد میں آئے، ان کو مسجد کی چھت پر لے کر پانی ان کا پشت مسجد کے کوچہ میں اتار دیا اور دو پرنالے (ج) و (دال) صحن مسجد میں واقع ہونے، ان کا پانی لینے کے واسطے ایک نالی زیر دیوار مکان زید برنگ سرخ از حرف (ز) تا رح، سراسر حق پشتہ برنگ زرد چھوڑ کر تعمیر کی گئی، اس نالی میں ایک پرنالہ حرف (واؤ) خاص مسجد کی چھت کا اور دو پرنالے مذکورہ جو مکان زید کے صحن مسجد میں واقع ہوئے تھے لے لیے گئے اور نال مذکور ہمرہ فرش صحن مسجد پتھر کے چوکون سے ڈھانک دی گئی، پانی پرنالہائے مذکور کا بذریعہ نالی مذکور وضو کی نالی کشادہ میں ملا دیا گیا، چنانچہ اسی شکل میں اب تک جاری ہے، علاوہ ان کے ایک پرنالہ حرف (ہ) جو مکتب خانہ کی چھت پر سے ہو کر آرہا ہے، اس کا پانی مکتب خانہ کی چھت کے پرنالہ قلفی دار میں سائل ہو کر وضو کی نالی میں آتا ہے۔

اب زید کی وارث ہندہ نے اپنے مکان پر پختہ دو منزلہ تعمیر کرایا اور بروقت تعمیر بلحاظ مسجد گندہ پانی مثل پاخانہ وغلسخانہ کا مسجد کی طرف سے ہٹا کر دوسری جانب کو پھیر دیا، جو اس وقت ممکنات سے تھا، باقی پانی یعنی صحن بالاخانہ کا و نیز سقفہائے بالاخانہ مذکورہ کا بدستور جانب مسجد جاری رکھا، مکان ہندہ کے جو پانچ پرنالے حرف (الف) و (ب) و (ج) و (دال) و (ہ) قدیم سے بجانب مسجد آتے تھے اسی شکل سے اب تک قائم ہیں جیسا کہ نقشہ منسلے فتوے ہذا سے ظاہر ہے۔

اب اہل محلہ چاہتے ہیں کہ جو پانی صحب بالاخانہ ہندہ کا بذریعہ پرنالے حرف (ج) اور (دال) صحن مسجد کی نالی قدیمہ میں آتا ہے وہ موقوف کر دیا جائے کیونکہ وہ مستعمل یا گندہ پانی ہونے کی وجہ سے وضو کے پانی میں آکر بدبو دیتا ہے جس سے وضو کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہندہ یا اس کے رفقاء شکایت بدبو کی مدافعت بلحاظ ادب و پاس مسجد بزرلاگت خود بذریعہ نل آہنی وغیرہ کر دینے کو تیار ہیں لیکن ادھر سے بالکل پرنالے پھیر لینے سے نہایت وقت وہرج ونقصان اس کو اپنی جائداد کا معلوم ہوتا ہے، بالخصوص ایسے وقت میں جب کہ کام تعمیر کا بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے وہ اپنی حقیقت چھوڑ دینے سے معذور ہے۔

اب سوال یہ ہے نمبر 1۔ کہ از روئے شرع شریف بصورت مندرجہ بالا ہندہ کا عذر قابل تسلیم ہوگا یا نہیں اور وہ اپنی حقیقت کی بابت ایسے عذر سے عنداللہ گنہگار ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ ایسے فعل پر ہندہ کو جس کو وہ محال و مضرت بخش خیال کرتی ہے مجبور کریں تو عنداللہ وہ مستحق اجر و ثواب کے ہیں یا نہیں۔

نمبر 2۔ دوسرے ہندہ اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کی بلا معصیت استحقاق رکھتی ہے یا نہیں رکھتی ہے؟

نمبر 3۔ تیسرے صحن مسجد میں زیر دیوار مکان ہندہ جو نالی پرنالہائے مذکورہ چوکون سے ڈھکی ہوئی ہے جس کی گہرائی تقریباً پاؤ درعہ ہے کہ تری نالی کی غالباً چوکون تک نہیں پہنچ سکتی آیا اس پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

نمبر 4۔ چوتھے جو اہل اسلام اپنے بھائی مسلمان کو کسی ایسے فعل پر مجبور کریں یا مطعون کریں یا اس کی توہین کے درپے ہوں یا نقصان پہنچا دیں اور حق الامر کو چھپانے کی کوشش کریں تو عنداللہ ان کے واسطے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ المرقوم 2 جمادی الثانی 1324 ہجری۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صورت مذکورہ فی السوال میں چونکہ پرنالے ہندہ کے بجانب زمین افتادہ جس میں مسجد تیار ہوئی تھی قدیم سے جاری تھے اور وقت تیاری مسجد کے حق پشتہ اور حق نالی مکان کو مورث ہندہ اور بانیاں مسجد نے قائم رکھا تھا پسجو زمین پشتہ اور زمین نالی ہے وہ خالصتاً لوجہ اللہ نہیں ہے، بلکہ اس میں حق العبد باقی ہے، عالمگیری میں ہے۔ حکی[1] الفقیہ ابواللیث انہم استحسنوا ان المیزاب اذا کان قدیما وکان تصویب السطح الی دارہ وعلم ان التصویب قدیم ولیس بمحدث ان یجعل لہ حق التسییل۔ لہٰذا جو پشتہ کہ نقشہ میں برنگ زرد دکھایا گیا ہے اور جو زمین نالی کی ہے اگرچہ اس کو پتھر سے ڈھانک دیا گیا ہے وہ شرعاً مسجد کی حکم میں نہیں ہے اور اس قدر زمین کو مسجد نہیں کہہ سکتے ہیں اور ہندہ اپنے پرنالہ قائم رکھنے کی شرعاً مستحق ہے۔ ہدایہ میں ہے۔ ’’اگر کوئی شخص مسجد بنائے اور اس مسجد کے نیچے اس کا کوئی تہ خانہ ہو یا اوپر مکان ہو اور وہ مسجد کا دروازہ شارع عام کی طرف رکھ دے اور اس کو اپنے ملک سے خارج کردے تو وہ اس کو فروخت کرسکتا ہے اور اگر وہ خود فوت ہوجائے تو وہ ورثہ میں تقسیم ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ اللہ کے لئے خاصد نہیں ہوا اس میں بندے کا حق ہے۔‘‘

پس صورت مذکورہ میں ہندہ کا عذر قابل تسلیم ہے اور ہندہ شرعاً گنہگار نہیں ہے بلکہ جو لوگ ہندہ پر جبر کرنا چاہتے ہیں وہ شرعاً بے راہی پر ہیں، بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ ہندہ یا رفقائے ہندہ رفع شکایت بدبو کے واسطے اپنی لاگت سے نل آہنی وغیرہ بنادینے کو تیار ہیں۔

دوسرے ہندہ شرعاً اپنے حقوق کی حفاظت کا استحقاق بلا معصیت رکھتی ہے۔

تیسرے جب کہ چوکون تک اثر نالی کے پانی کا نہیں پہنچتا ہے تو شرعاً اس پر نماز درست ہے۔

چوتھے جو لوگ کہ مسلمان کی توہین کے درپے ہوں اور حق کو چھپا دیں اور ناحق پر اڑیں تو وہ لوگ شرعاً خطا پر ہیں فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمد مطہر اللہ۔

الجواب وباللہ التوفیق :

اصل یہ ہے کہ کوئی زمین اس وقت تک مسجد نہیں ہوسکتی کہ اس سے تعلق مالک کا نہ اٹھ جائے اور ہندہ کا کوئی حق اس میں باقی نہ رہے۔ قال[2] الشامی وفی القہستانی ولا بد من افرازہ ای تمییزہ عن ملکہ من جمیع الوجوہ فلو کان العلو مسجدا والسفل حوانیت او بالعکس لا یزول ملکہ لتعلق حق العبد بہ کما فی الکافی صفحہ 403 جلد3۔ پس جب کہ ہندہ و مورث ہندہ کے پرنالے اسی زمین میں قدیم سے پڑتے تھے اور بوقت تعمیر مسجد وہ پرنالے برابر جاری ہے تو وہ جگہ نالی کی حکم میں داخل نہیں ہوئی اور جبکہ وہ جگہ حکم مسجد میں داخل نہیں ہوئی تو ہندہ اپنے مکان کے پرنالے باقی رکھنے اور اپنا حق نہ چھوڑنے سے گنہگار نہ ہوگی بلکہ مجبور کرنا اس کو جائز نہیں ہے اور مجبور کرنے والے گنہگار ہیں، البتہ یہ مناسب ہے کہ رفع بدبو کی مناسبت تدبیر کرادی جائے۔

نقشہ منسلکہ میں جو پشتہ برنگ زرد اور جو نالی پانی کے نکلنے کی دکھلائی گئی ہے وہ حکم مسجد میں نہیں ہے، ہندہ کے مکان کا تعلق اور حق اس میں ہے۔ ہندہ کو اپنے حقوق کی حفاظت میں جس کا اس کو شرعاً اختیار ہے کچھ گناہ نہیں، نماز ان پتھروں پر درست ہے اگرچہ وہ داخل مسجد نہیں۔ کما مر عن الشامی۔

چوتھے جو لوگ بلا وجہ کسی مسلمان کی توہین اور اس کے حقوق زاول کرنے کے درپئے ہوں وہ گنہگار ہیں۔ عن[3] ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخوا لمسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھٰہنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشران یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ شریف۔ واللہ اعلم۔

كتبہ عزیزالرحمٰن عفی عنہ دیوبندی مفتی المدرسۃ

بلاشک ہندہ کو شرعاً مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنے پرنالے اکھیڑ کر دوسری طرف بنالے کیونکہ بناوے مسجد سے پیشتر وہ پرنالے جاری تھے ،جس کا حق اس کو حاصل تھا، مگرادب اور تعظیم مسجداس کی متقاضی ہے کہ ہندہ بہ نیت ثواب آخرت دنیا کا خرچ قبول کرکے پرنالے دوسرے طرف پھیر دے ۔ عبدالحق مفسر تفسیر حقانی۔

سوال سائل صرف اس قدر ہے کہ اجرائے میزاب کا حق ہندہ کو ہے یا نہیں اس کو جبراًاٹھانے کا کوئی مجاز رکھتا ہے یا ہیں، ہندہ عاصی اورنافرمان ہوسکتی ہے پرنالہ کے قائم رکھنے میں یا نہیں سو،جملہ علماء کی مواہر ثبت ہیں اس فتوے پر تحریر فرمارہے ہیں کہ حق ہندہ کاثابت ہے اس کو مجبور کرنا جائز نہیں اور پرنالہ کے قائم رکھنے میں نہ عاصی ہے اورنہ گنہگار پھر اس کو مطعون کرنا اوراس کی توہین کرنا کیسے درست ہوگا ، ہاں مسجد کی تعظیم ہر مسلمان پرلازم ہے اگر بدبو آتی ہو تو اس کا رفع کرنا کسی تدبیر سے ضروری ہے جس میں حق ہندہ بھی تلف نہ ہو، اور تطہیر و تنظیف مسجد بھی باقی رہے ، وہ دوصورت سے متصور ہے یا بطور نل آہنی کے ، یا دو میزاب کا ایک کردیا جائے کسی واسطے کہ احقراس موقع کو خود جاکر دیکھ آیا ہے اس میں تلویث مسجد کا تواحتمال ہی نہیں، اگر ہے تو بدبو کا ہے، اس کو رفع کرنا بحق مسجد ،جملہ مسلمین کولازم ہے اورچونکہ بحکم شرع شریف ہر ذی حق کواس کا حق دلوانا چاہیے توہندہ کی حق تلفی کیونکر جائز ہوگی، کافر کا بھی حق دلوانا شارع علیہ السلام کا کام ہے ، پس بفتوے علمائے کرام ہندہ پر جبر نہیں پہنچتا، ہاں ہندہ اگر برضا مندی خوداپنا حق چھوڑدے اور مسجد کی عظمت کا خیال کرکے پرنالہ کیا بلکہ سارا مکان ہی اپنا قربان کردے مسجد پر تو عنداللہ ماجور ومثاب ہوگی، جنت میں درجات عالیہ کی مستحق ہوگی، مگریہ بات دوسری ہے اور حکم اور ہے اس میں ہندہ کی کیا خصوصیت ہے ہر مسلمان کو یہی چاہیے ، مگراس پر کسی کو مجبور تو نہیں کیا جاسکتا، ایسا ہی ہندہ متساوی الاقدام ہے ، یہ تشریح ہے عبارات مسطورہ بالاکی، جوعلماء نے تحریر فرمائی ہیں، واللہ اعلم ۔ حررہ کرامت اللہ عفا اللہ عنہ ۔ الجواب صحیح، محمد بشیر۔

---

[1] اگر پرنالہ قدیمی ہواور مکان کی چھت کی ڈھلوان اس کے گھر کی طرف ہواور یہ معلوم ہوکہ یہ ڈھلوان قدیمی ہے ، نئی نہیں ہے تو وہاں پرنالہ رکھنے کا اس کو حق ہے ۔

[2] اورضروری ہے کہ (مسجد) آدمی کی ملکیت سے پوری طرح الگ ہوکر اگر مسجد کے اوپر یا نیچے دکانیں یا مکان ہو تو اس سے بندہ کا حق چونکہ متعلق ہے لہٰذا اس کی ملکیت سے پوری طرح وہ مسجد علیحدہ نہیں ہوگی۔

[3] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرسکتا ہے نہ ذلیل کرسکتا ہے وحقیر سمجھ سکتا ہے ۔ پرہیزگاری یہاں ہے آپ ﷺ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اورتین دفعہ فرمایا، آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے، ہر مسلمان پر ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے ۔

[فتاویٰ نذیریہ]

جلد01